منگل | 12-اگست 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 177 | منگل 8 ربیع الثانی 1418ھ 12 ظہور 1376ہش 12 اگست 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کے قیام پر بارگاہ رب العزت میں سجدہ شکر

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ایک بصیرت افروز تقریر

دسمبر 1947ء میں پاکستان میں جماعت احمدیہ کا پہلا سالانہ جلسہ سالانہ منعقد ہوا تھا۔ اس جلسہ میں 28- دسمبر کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے قیام پاکستان پر جن الفاظ میں اپنے جذبات مسرت کا اظہار فرمایا ان سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ کو پاکستان کی شکل میں ایک نئی اسلامی مملکت کے قیام پر کس قدر خوشی ہوئی۔ آج جبکہ 50 سالہ یوم پاکستان کی تقریب ملک کے تمام اکناف و اطراف میں بڑے اہتمام کے ساتھ منائی جا رہی ہے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی اس تقریر کا ایک حصہ خلاصۃً ہدیہ احباب کیا جاتا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا۔

"پاکستان کا مسلمانوں کو مل جانا اس لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سانس لینے کا موقع میسر آگیا ہے اور وہ آزادی کے ساتھ ترقی کی دوڑ میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اب ان کے سامنے ترقی کے اتنے غیر محدود ذرائع ہیں کہ اگر وہ ان کو اختیار کریں تو دنیا کی کوئی قوم ان کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتی اور پاکستان کا مستقبل نہایت ہی شاندار ہو سکتا ہے...............

میں جماعت کے دوستوں سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے نقطہ نگاہ کو بدلیں۔ وہ زمانہ گیا جب ایک غیر قوم ان پر حکمران تھی اور وہ محکوم سمجھے جاتے تھے میں تو اس زمانہ میں بھی اپنے آپ کو غلام نہیں سمجھتا تھا لیکن چونکہ ایک غیر قوم ہم پر حکمران تھی۔ کبھی کبھی خواہش پیدا ہوتی تھی کہ ہندوستان کو چھوڑیں اور کسی اسلامی ملک میں جاکر رہنا شروع کر دیں۔ مگر اب اللہ تعالیٰ کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ بجائے اس کہ ہم دور کسی اسلامی ملک مثلاً عرب یا حجاز میں جاتے اس نے ہمیں وہ ملک دے دیا جو عمل کرے یا نہ کرے کہلاتا خدا کا ہے (-) میں سمجھتا ہوں یہ ہمارے لئے بہت بڑی خوشی کا مقام ہے کہ چاہے اس نے ایک چھوٹی چیز دے دی مگر اپنی تو دے دی (-) پس اس تصور سے میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ میں ان غموں کو بھول جاتا ہوں جو ہندوستان میں ہمیں پیش آئے (-)

(روزنامہ الفضل ربوہ 23-مارچ 1965ء)

توبہ کے معنٰی ہیں ندامت اور پشیمانی سے ایک بدکام سے رجوع کرنا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جلسہ سالانہ جرمنی 1997ء کا تمام پروگرام لائیو ٹیلی کاسٹ ہوگا

احباب جماعت کو خوشی سے یہ اطلاع دی جا رہی ہے کہ امسال پہلی بار جلسہ سالانہ جرمنی کا تمام پروگرام اور تقاریر احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ ہوں گی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ جمعہ افتتاحی خطاب کے طور پر ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ تمام دیگر تقاریر اور پروگرام بھی لائیو ٹیلی کاسٹ ہونگے۔ ذیل میں جلسہ جرمنی کا تمام پروگرام پاکستان وقت کے مطابق درج کیا جا رہا ہے۔

پروگرام جلسہ سالانہ جرمنی

1997ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

15-اگست بروز جمعہ

4-50 پرچم کشائی

5-00 خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

پہلا اجلاس

8-00 تا 8-15 تلاوت

8-15 تا 8-25 نظم

8-25 تا 8-55 تقریر (جرمن) "عیسائیت کی رواداری اور بھائی چارے کی تعلیم کے بارے میں دینی نقطہ نظر" مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ جرمنی

8-55 تا 9-25 تقریر (اردو) "تربیت اولاد اور والدین کی ذمہ داریاں" مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مربی انچارج جماعت احمدیہ جرمنی

9-25 تا 9-30 نظم

9-30 تا 10-00 تقریر مہمان خصوصی (اردو) "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از روئے کلام الٰہی" مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر ربوہ پاکستان

دوسرا اجلاس

11-00 (رات)

مجلس عرفان از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

16-اگست بروز ہفتہ

پہلا اجلاس

12-30 تا 12-40 تلاوت و ترجمہ

12-40 تا 12-50 نظم

12-50 تا 1-15 تقریر (اردو) "حضرت صاحبزادہ عبداللطیف" مکرم محمد الیاس منیر صاحب ریجنل مشنری و انچارج شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی

1-15 تا 1-40 تقریر (اردو) "ڈاکٹر عبدالسلام- ایک عظیم (-) سائنسدان" مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ملک

1-40 تا 2-10 تقریر (اردو) "تعلق باللہ اور اس کے ذرائع" مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب ریجنل مشنری جماعت احمدیہ جرمنی

2-10 تا 2-15 وقفہ اعلانات

باقی صفحہ 7 پر

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

12- ظہور 1376 ھش 12- اگست 1997ء

پاکستان کے لئے دعا کی تحریک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے گزشتہ روز اپنے خطبہ میں جو حسب معمول کئی سیٹلائٹس کے مشترکہ نظام کے رابطے سے احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعے ساری دنیا میں سنا گیا اور حسب معمول جس کی لائیو ٹرانسلیشن (رواں ترجمہ) آٹھ زبانوں میں ہوا' پاکستان کے لئے دعا کی خصوصی تحریک کی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے پاکستان کے موجودہ تشویشناک حالات کا ذکر فرمایا اور قتل و غارت گری' ڈکیتی اور جرائم کی تیزی سے بڑھتی ہوئی صورت حال کی طرف اشارہ فرمایا۔ آپ نے پاکستان کے حالات پر دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس کے عوامل و عواقب کا تجزیہ فرمایا اور پھر بڑے دردناک انداز میں احباب جماعت سے' جو دنیا بھر کے کونے کونے میں' ٹیلی ویژن سیٹوں پر نظریں جمائے حضرت صاحب کا خطبہ سن رہے تھے' پاکستان کے حالات کی درستی کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

وطن کی محبت ایمان کا ایک حصہ ہے۔ وطن کا دکھ ہر شخص کا اپنا دکھ ہوتا ہے۔ اپنا ملک کوئی عزت حاصل کرتا ہے تو ملک کا ہر شخص خوشی سے سرشار ہو جاتا ہے اور اگر اپنا ملک کھیل کا کوئی میچ بھی ہار جائے تو ملک میں ہر شخص کا منہ لٹک جاتا ہے۔ یہ ایسی باتیں ہیں جو انسانی فطرت کا حصہ ہیں۔ اور جہاں بھی کہیں ایسے جذبات میں کمی واقع ہونے کا امکان ہو وہاں پر وطن سے محبت کو ایمان کا حصہ قرار دے کر ایسے جذبات کو مضبوط اور مستحکم کیا جاتا ہے۔ ہمارے دین کی تعلیم کا یہ پہلو بہت ہی شاندار ہے اور جن گہرے جذبات کا اس دینی عقیدہ سے تعلق ہے وہ ہمیشہ لائق احترام رہنے چاہئیں۔ ایسے جذبات محبت کی ہمیشہ پذیرائی ہونی چاہئے اور ہر احمدی عمومی طور پر بھی اور دین کے خصوصی حوالے سے بھی وطن کی محبت سے سرشار رہتا ہے۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ وطن عزیز پر جب بھی مشکل گھڑی آئی احمدی احباب نے وطن کی خاطر اپنی جان بھی قربان کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ پاک فوج جس کی عظمت اور شجاعت اور تیکنیکی مہارت کا ایک دنیا میں اعتراف کیا جاتا ہے اس میں شامل احمدی افسران اور جوانوں نے ہمیشہ بہادری' جرات اور فرض شناسی کے ایسے شاندار مظاہرے کئے ہیں کہ جو رہتی دنیا تک یادگار رہیں گے۔ پاک فوج کا اعلیٰ ترین رینک جنرل ہے۔ اس رینک کے صرف دو افسران ایسے ہیں جو یا تو زخمی ہوئے اور یا انہوں نے خدا کی راہ میں جان دینے کی سعادت حاصل کی۔ پاک فوج کے اعلیٰ ترین رینک میں قربانی دینے والے یہ دونوں افسران جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ یعنی میجر جنرل ناصر صاحب جو 1948ء میں کشمیر کے محاذ پر داد شجاعت دیتے ہوئے زخمی ہوئے اور میجر جنرل افتخار جنجوعہ جنہوں نے 1971ء میں کشمیر کے محاذ پر چھمب کو فتح کیا اور اسی پر دلیری اور فرض شناسی کا زبردست مظاہرہ کرتے ہوئے اگلے مورچوں تک چلے گئے۔ جہاں انہوں نے اپنی جان اپنے وطن پر قربان کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے علاوہ پاک فوج کے دو عظیم دلیر اور شجاع بھائیوں کو پاکستان کی تاریخ کبھی بھی نہیں بھلا سکتی یعنی جنرل اختر ملک اور جنرل عبدالعلی ملک صاحبان جن کو 1965ء کی جنگ میں وطن عزیز کا شاندار دفاع کرنے پر پاک فوج کا دوسرا اعلیٰ ترین اعزاز ہلال جرات دیا گیا۔ یہ محض چند مثالیں اس امر کو بیان کرنے کے لئے دی گئی ہیں کہ جماعت احمدیہ کے افراد نے اس وطن عزیز پاکستان سے ہمیشہ بے لوث اور بے غرض محبت کی ہے۔ اور ہمیشہ اس محبت کے امتحان میں پورے اترے ہیں۔

اس موقع پر یہ بات بیان کرنا بھی وقت کا تقاضا ہے کہ پاکستان اور اہل پاکستان کے ساتھ احمدی افراد کی یہ محبت اور فدائیت اس حقیقت کے باوجود ہے کہ وطن عزیز کے بالادست طبقات نے جماعت احمدیہ سے اچھا سلوک نہیں کیا۔ سینکڑوں ہزاروں احمدی مشکلات کا شکار ہیں۔ صرف اس وجہ سے کہ ان کا عقیدہ پاکستان کی اکثریت کے مطابق نہیں۔ ہزاروں کو ملک چھوڑ کر جانا پڑا۔ ہزاروں آج بھی طرح طرح کی ذہنی اذیتوں کا شکار ہیں۔

یہ ساری باتیں کبھی بھی احمدیوں کے جذبہ حب الوطنی کی راہ میں حائل نہیں ہو سکیں۔ احمدی افراد نے ہمیشہ ہی اللہ کی دی ہوئی توفیق سے وطن عزیز سے محبت کا حق ادا کیا ہے۔

آج جبکہ ہمارا ملک بدامنی کی شدید مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ کوئی شہر کوئی گلی اس بدامنی اور قتل و غارت سے محفوظ نہیں۔ ہر روز کا اخبار جب آتا ہے تو اس پر نظر ڈالنے سے ڈر لگتا ہے کہ آج نجانے ملک کے کس کس حصے میں قتل و غارت کی خبر پڑھنے کو ملے گی۔ کس کس جگہ کتنے لاکھ یا کروڑ کا ڈاکہ پڑا ہو گا۔ کتنے ہولناک جرائم کی خبریں پڑھنے کو ملیں گی۔ کرپشن بدعنوانی اور رشوت ستانی کے کتنے نئے سیکنڈل سامنے آئیں گے' غرضیکہ روز کا اخبار وطن عزیز کی ایک ہولناک صورت سامنے لاتا ہے۔ صاحب الرائے طبقہ مایوس ہے سیاستدان' کالم نویس' دانشور غرضیکہ سوچنے والا ہر شخص ماتم کرتا نظر آتا ہے۔

یہ صورت حال اس امر کی متقاضی ہے کہ ہم سب احمدی مرد و زن حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشاد کے مطابق اصلاح احوال کے لئے دن رات بھرپور دعاؤں میں لگ جائیں۔ اپنے مولا کو پکاریں۔ اپنے وطن کی خیر طلب کریں۔ اپنے ہم وطنوں کی زندگیوں اور ان کی سلامتی کی بھیک خدا سے مانگیں۔ وطن کی ہر بگڑی ہوئی کل (اور ساری ہی کلیں بگڑی ہوئی ہیں) کی درستی کی دعا کریں۔ مولا کریم کے آگے آنسوؤں کا نذرانہ پیش کریں کہ خداوند عظیم اپنی رحمت اور برکت سے ہمارے ملک کو تباہی کی آخری گھڑی سے بچالے۔ اس کے باشندوں کو ہدایت کا راستہ دکھادے۔ اس ملک میں نیکی اور شائستگی کا دور دورہ ہو جائے سچ سے محبت پیدا ہو جائے۔ خدا خوفی کے ذریعے مجرم جرائم سے رک جائیں ملک میں انصاف کا دور دورہ ہو۔ انسانوں کی انسانوں سے محبت پیدا ہو جائے اور نیکی اور شرافت اور محبت کی اقدار ملک میں رائج ہو جائیں اے خدا ہماری تضرعات کو سن' ہماری دعاؤں کو قبول کر۔ ہمارے وطن پر اور ہر پاکستانی پر رحم کر۔ آمین

اک دوسرے سے پیار کے لہجے میں بولئے
اور بولنے سے پہلے ہر اک بات تولئے
کافی نہیں ہے یہ کہ زباں بولتی رہے
لازم ہے قلب و روح کے دروازے کھولئے
دیکھیں کچھ اس طرح کہ محبت کھنک پڑے
کانوں کے راستے سے ذرا شہد گھولئے

ابوالاقبال

محمود مجیب اصغر

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب امام الاول

جماعت احمدیہ عالمگیر کی بعض علمی خدمات کا تذکرہ

حضرت مولانا حکیم حافظ نور الدین صاحب بھیروی امام الاول جماعت احمدیہ عالمگیر نے ایک لمبا عرصہ علم الادیان اور علم الابدان کے حصول کے لئے انتہائی جدوجہد کرتے ہوئے گزارا آپ نے بھیرہ لاہور راولپنڈی رامپور لکھنؤ بھوپال مکہ اور مدینہ تک علم کے حصول کے لئے اس زمانہ میں سفر فرمائے جب باقاعدہ تعلیمی ادارے نہ ہوتے تھے 1885ء میں آپ کا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور سے ایک اشتہار کے ذریعہ تعارف ہوا اور اس دن سے لے کر آپ کی وفات تک آپ کی استعدادیں حضرت صاحب کے مشن کی تائید و نصرت میں وقف ہو گئیں۔ اور جس طرح آپ نے اپنے آقا و مولی حضرت مرزا صاحب کے منشاء کو سمجھا اس کی تائید و نصرت کے لئے آپ سب سے اول درجے پر کمربستہ ہو گئے۔

حقائق کلام الٰہی آپ کی علمی خدمات کا سب سے نمایاں پہلو کلام الٰہی کا پڑھنا پڑھانا اور اس کی تشریحات بیان کرنا اور اس کے ساتھ عشق پیدا کرنا تھا آپ کے اس ذوق اور تحقیق میں حضرت بانی سلسلہ کے فیض نے خوب رنگ چڑھایا۔ چنانچہ آپ نے ایک موقع پر خود فرمایا۔ "میری طبیعت فلسفہ کو پسند کرتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے (کلام الٰہی) جیسا مجھے فلسفہ دیا ہے اور پھر اپنا امام مجھے عطا کیا ہے کہ جس کی قوت قدسی اور تاثیر صحبت سے یہ فلسفہ بہت ہی عزیز اور کامل تر فلسفہ ملا"

(حقائق کلام الٰہی جلد چہارم ص 109)

میونسپل گزٹ لاہور نے 16 مارچ 1914ء کی اشاعت میں آپ کے متعلق لکھا "... کلام اللہ سے آپ کو جو عشق تھا وہ غالباً بہت کم عالموں کو ہو گا اور جس طرح آپ نے عمر کا آخری حصہ احمدی جماعت پر صرف (کلام الٰہی) کے حقائق و معارف آشکارا فرمانے میں گزارا بہت کم عالم اپنے حلقہ میں ایسا کرتے پائے جائیں گے۔"

(بحوالہ ماہنامہ خالد مئی 1991ء)

تصانیف: آپ اگرچہ بہت بڑے عالم تھے لیکن حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیعت کے بعد آپ حضرت صاحب کے ادب و احترام اور فدائیت میں اتنی باریکی سے سرگرم عمل ہوئے کہ آپ کی ہر حرکت اور سکون اس بات پر شاہد ہے کہ آپ فنافی البانی جماعت احمدیہ تھے آپ نے حضرت صاحب کے ارشاد پر فصل الخطاب اور تصدیق براہین احمدیہ جیسی معرکتہ الآرا کتابیں

تصنیف فرمائیں اور پھر یہ دیکھ کر کہ حضرت صاحب خود قلمی جہاد میں برسرپیکار ہیں آپ حضرت صاحب کے ادب اور احترام میں تصانیف کی طرف متوجہ نہ ہوئے چنانچہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی روایت ہے کہ "حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) اکثر تصنیف کے کام میں مصروف رہتے تھے لہٰذا (حضرت بانی سلسلہ) کا ادب کرتے ہوئے آپ تصنیف کی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے اس زمانہ میں (حضرت بانی سلسلہ) کے حکم سے آپ نے صرف ایک کتاب تصنیف کی جو ایک آریہ دھرم پال کی کتاب ترک اسلام کے جواب میں تھی.... (حضرت بانی سلسلہ) نے ہی اس کتاب کا نام نور الدین رکھا۔"

(مرقاۃ الیقین نیا ایڈیشن حصہ دوم ص 304)

یہ روایت آپ کی قادیان (نقل مکانی) کے بعد کی زندگی کے متعلق ہے ورنہ اس سے قبل آپ حضرت بانی سلسلہ کی ہی تحریک پر فصل الخطاب اور تصدیق براہین احمدیہ تصنیف فرما چکے تھے۔

فصل الخطاب کی تصنیف کے بارہ میں آپ فرماتے ہیں۔ "میں جب حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کی مریدی میں کیا مجاہدہ کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں ترقی ہو آپ نے فرمایا کہ میں مجاہدہ بتاتا ہوں کہ آپ عیسائیوں کے مقابلہ میں ایک کتاب لکھیں"

(مرقاۃ الیقین ص 147)

تصدیق براہین احمدیہ کا پس منظر یوں بیان ہوتا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ نے 26 جولائی 1887ء کو آپ کو تحریر فرمایا "آج ہمارے مخالف ہمارے مقابلہ پر ایک جان کی طرح ہو رہے ہیں اور (دین حق) کو صدمہ پہنچانے کے لئے بہت زور لگا رہے ہیں میرے نزدیک آج جو شخص میدان میں آتا ہے اور اعلائے کلمہ (الدین الحق) کے لئے فکر میں ہے وہ پیغمبروں کا کام کرتا ہے"

(تاریخ احمدیت جلد دوم مولفہ مولانا دوست محمد شاہد ص 159)

اس ارشاد پر آپ نے تصدیق براہین احمدیہ تصنیف فرمائی جو 1890ء میں شائع ہوئی۔

حضرت صاحب نے ان دونوں کتابوں کی بہت تعریف فرمائی اور عربی کلام میں اس پر تبصرہ فرمایا حضرت صاحب فرماتے ہیں "... بڑے بڑے عالموں نے ان کتابوں کی مدح سرائی کی ہے ان کے جواہرات جواہر النحور (چھاتیوں کے ہاروں پر دیئے ہوئے جواہر) پر فوقیت لے گئے اور ان کے موتی دریاؤں کے موتیوں پر فائق ہو گئے......... اور مولف فاضل نے ان کتابوں میں (کلام الٰہی) کے نکات کی تشریح کرنے کے لئے مشقت اٹھائی ہے. پس آفرین ہے اس کی عالی ہمت کے لئے اور اس کے افکار و قا ہ کے لئے۔ پس وہ (فرمانبرداروں) کا فخر ہے اور اس کو (کلام الٰہی) کے دقائق کے استخراج اور فرقان حمید کے حقائق کے خزانوں کو پھیلانے میں عجیب ملکہ ہے بلاشک وہ (-) انوار سے منور ہے (-) وہ ایک عجیب و غریب مرد ہے اس کے ایک ایک لحہ کے ساتھ انوار کی نہریں بہتی ہیں اس کے ایک ایک رشحہ کے ساتھ فکروں کے مشرب پھوٹتے ہیں۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کرتا ہے اور خدائے تعالیٰ خیر الواہبین ہے۔ (آئینہ کمالات......) اردو از عربی عبارت بحوالہ مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نور الدین ص 22 تا ص 24)

خطبات نور آپ کی علمی خدمات کے سلسلہ میں اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو حضرت بانی سلسلہ کی زندگی میں یہ غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی کہ آپ حضرت بانی سلسلہ کی موجودگی میں حضرت صاحب کی ہدایت پر جمعہ اور عیدین کے خطبات دیتے رہے اور پھر امامت کے زمانہ میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا یہ خطبات جمعہ عیدین و نکاح خطبات نور جلد اول اور جلد دوم کی شکل میں مرتب ہوئے۔

بیاض نور الدین علم الابدان کے سلسلہ میں آپ نے یونانی طب میں نہایت بلند مقام حاصل کیا آپ کے نسخہ جات بیاض نور الدین کے نام سے شائع ہوئے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ آپ کے بارے میں کیا خوب فرماتے ہیں۔

"وہ علم و فضل اور نیکی اور سخاوت میں اپنے ہم چشموں پر فوقیت لے گیا ہے۔"

نیز فرمایا:-

چہ خوش بودے اگر ہریک زامت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

ایک اچھی بات

قربانی صرف اس بات کا نام نہیں کہ کبھی کبھار کوئی بڑی بات سامنے آئے تو اس کے لئے قربانی کی جائے۔ قربانی ایک رویہ ہے جو آپ کی ہر بات میں اور آپ کے ہر کام میں شامل ہو جانا چاہئے۔ حقیقت یہ ہے کہ ترقی کا راز بھی یہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار احمد نذر مربی سلسلہ

تعارف دینی کتب

ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء

مصنف: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

حضرت بانی سلسلہ کی آمد سے تقریباً دو سو برس پہلے ایک ایسی شخصیت کا ظہور ہوا جس نے اپنے دلائل و براہین اور علمی تصنیفات کے ساتھ اپنے زمانے کی بدعتوں اور باطل عقائد کا رد کیا۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی 1114ھ میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ ایک نیک پارسا اور اسلام کا درد رکھنے والے انسان تھے۔ آپ زندگی بھر خاص طور پر باطل عقائد اور بدعات کا رد کرتے رہے۔ اگرچہ آپ نے بیسیوں کتب تصنیف کیں مگر ان میں سے پانچ کو علماء میں غیر معمولی قبولیت حاصل ہوئی ان میں سے ایک "ازالہ الخفا" ہے۔ اس میں آپ نے خلفاء راشدین پر کئے جانے والے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ یہ کتاب خلفائے راشدین کی سیرت اور اوائل اسلام کی تاریخ کے علاوہ بہت سے دینی علوم و معارف کا خزانہ ہے اور بلاشبہ حضرت مصنف کی عمدہ تصنیفات میں سے ہے علماء کاملین نے شہادت دی ہے کہ فی الحقیقت یہ کتاب اپنے موضوع میں بے نظیر ہے نہ حضرت مصنف سے پہلے کسی نے ایسی کتاب لکھی نہ ان کے بعد۔ اس کا پس منظر خود حضرت شاہ ولی اللہ نے بیان فرمایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ توفیق الٰہی کی روشنی نے اس بندہ ضعیف کے دل میں ایک علم پیدا کیا جس اسے یقین کے ساتھ معلوم ہوا کہ خلافت اصول دین میں سے ایک اصل ہے جب تک لوگ اس اصل کو مضبوطی سے نہ پکڑیں گے کوئی مسئلہ مضبوط نہ ہو گا کیونکہ اکثر احکام جو قرآن شریف میں مذکور ہیں مجمل ہیں اور بغیر تفسیر سلف صالح کے ان احکام کا حل ہو نہیں سکتا......

اس تحریر کا نام ازالۃ الخفار کھا گیا اور اسے دو مقاصد میں منقسم کیا گیا ہے۔

مقصد اول میں خلافت عامہ اور خلافت خاصہ کے معنے، خلافت کی شرائط اور اس کے متعلق اور حقیت خلافت خلفاء کی دلیلوں کا بیان ہے اور اس اختلاف کا حل ہے کہ اقامت خلافت نص کی وجہ سے تھی یا اجتہاد سے

مقصد ثانی میں خلفائے اربعہ کے فضائل کا بیان ہے مقصد اول آٹھ فصول پر مشتمل ہے جس میں خلافت عامہ کی تعریف۔ خلیفہ کا منصب، خلافت کے استحقاق کی شرائط، اس کے انعقاد کے چار طریقے، خلافت خاصہ کے لوازم و اوصاف، آیات خلافت کی تفسیر اور احادیث خلافت وغیرہ امور کا بیان ہے احادیث درج کرتے ہوئے صحابہ کی ترتیب کا خیال رکھا ہے مثلاً سب سے پہلے مسند ابو بکر صدیق کے نام سے حضرت ابوبکر کی روایات درج کی ہیں اسی طرح باقی خلفاء راشدین کبار صحابہ، مہاجرین، انصار نیز سادات اشراف کے اقوال بھی درج کئے ہیں پھر خلافت کے ضمن میں فتنوں اور ان سے بچنے کے لئے تنبیہات کا ذکر ہے۔

مقصد دوم میں خلفاء اربعہ کے محاسن و مناقب بیان کئے گئے ہیں حالات زندگی کے ساتھ ساتھ سیرت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ حضرت عمرؓ کے حالات زندگی اور سیرت بیان کرنے کے بعد آپ کے اصول فقہ کا بھی بیان ہے فقہ کو ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے مثلاً کتاب الحدود، کتاب الفرائض وغیرہ۔

1976ء میں سہیل اکیڈمی لاہور نے ایک ضخیم جلد میں ازالۃ الخفاء کو شائع کیا ہے باطنی اور اندرونی خوبیوں کے خلاف یہ نسخہ ظاہری

باقی صفحہ 4 پر

مولانا شیخ مبارک احمد- امریکہ

قصہ تین آموں کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آجکل پاکستان میں آموں کا موسم ہے اور خاص بہار۔ گزشتہ ڈیڑھ دو ہفتوں میں جب کبھی فون پر لاہور، ربوہ بات ہوئی ایک ہی قسم کی خبر خاص گرم جوشی سے ملتی رہی۔ بڑی سخت گرمی پڑ رہی ہے اور آموں سے دل بہلا رہے ہیں۔ آموں کی پیٹیاں لا رہے ہیں اور سب عزیز مل کر چوس رہے ہیں۔ آموں کی خاص طور پر پاکستان کے آموں کی خاص لذت لطافت' خوشبو اور اس کے مزہ کی کیا بات ہے۔ دور بیٹھے بھی لوگ اس کے ذکر سے ہی لطف اندوز ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ ربوہ کا مشہور و معروف روزنامہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور گزشتہ دنوں آموں پر دو مضمون شائع کر دیئے۔ ایک مضمون آموں کی اقسام پر اور دوسرا مضمون بھی آموں کی بعض خاص خصوصیات اور امراض کے متعلق۔ انگلستان کو بھی اللہ تعالیٰ نے پاکستان کی اس لذیذ اور مزے دار نعمت سے نوازا ہے۔ پاکستانی آموں کی در آمد پر کوئی قدغن نہیں۔ مختلف سٹوروں اور گروسری کی دوکانوں پر پاکستان کا آم فراوانی سے دستیاب ہے۔ جس دن سے لندن آئے ہیں ہر کھانے کے بعد سویٹ ڈش پاکستانی آموں کی صورت میں سامنے آتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ چند قاشوں پر ہی کفایت نہ ہو۔ مزید سے مزید قاشیں ملتی رہیں۔ ایسی لذت' مزہ' لطافت اور خوشبو کہ آموں کی قاشوں کے ٹرے خواہ بھری ہی کیوں نہ ہو۔ کھاتے ہی جاؤ۔ لندن کے قیام میں ان دنوں بعض پرانی یادیں بھی فلم کی طرح سامنے آنے لگیں۔ چونکہ آموں کی بات چل رہی ہے۔ اس لئے آج دل چاہا کہ "تین آموں کا قصہ" بھی قارئین کی خدمت میں پیش کر دوں۔ جو دراصل پاکستانی آموں سے ہی تعلق رکھتا ہے۔

جن دنوں یہ عاجز جماعتی ذمہ داریوں کی انجام دہی پر برطانیہ میں مامور تھا یہ بات ہے 1979ء سے 1983ء کے دوران کی حضرت امام جماعت الثالث کے دور امامت کی بات ہے۔ اکثر احمدی دوست پاکستان آتے جاتے ربوہ سے ضروری ڈاک لے کر آتے۔ حضرت صاحب کی ڈاک اور پیغام بھی لے کر آتے۔ اس طرح خاص حفاظت سے اور فوری طور پر پیغام بھی مل جاتے اور ڈاک بھی مل جاتی اسی طرح لندن سے جانے والی جماعتی ڈاک اور پیغام حضرت صاحب کی خدمت میں احتیاط سے اور بروقت مل جاتے۔ اس تسلسل کے سلسلہ میں ایک دن مکرم برادرم سلیمان طارق صاحب جو برٹش ایرویز میں ان دنوں ملازم تھے کا فون آیا۔ "شیخ صاحب حضرت صاحب کے کچھ پیغام آپ کے نام ہیں اور خطوط بھی۔ میں ڈیوٹی پر جا رہا ہوں۔ کسی کو بھیج کر منگوا لیں" یہ پیغام سنتے ہی ان سے کہا کہ میں خود آ رہا ہوں اور براہ راست آپ سے ڈاک بھی وصول کروں گا اور پیغام بھی چنانچہ مکرم برادرم مبارک احمد صاحب ساقی جو ان دنوں خاکسار کے رفیق کار تھے۔ ان کو ساتھ لیا اور ساؤتھ ہال مکرم سلیمان طارق صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ ساؤتھ ہال کے دوستوں کا یہ طریق رہا کہ جب کبھی ان کے ہاں جانا ہوتا خاطر و تواضع سے نوازتے۔ ساؤتھ ہال تو ایشین کا گھوارہ سموسے' کباب' ہر چیز فوری طور پر مہیا ہو جاتی ہے۔ اس دستور کے مطابق مکرم سلیمان صاحب نے ہمیں خوش آمدید بھی کہا اور خاطر و تواضع کے دوران ڈاک بھی ہمارے سپرد کی اور ضروری پیغام بھی پہنچا دیئے۔ ہم جونہی ان کے مکان میں داخل ہوئے۔ اور جتنا عرصہ ان سے باتیں کرنے میں گزرا۔ پاکستانی آموں کی "خطرناک" یعنی اثر کے لحاظ سے خطرناک خوشبو نے ہمیں ایک خاص قسم کے سرور اور محویت کے عالم میں پہنچا دیا۔ جب ان کے مکان سے رخصت ہونے لگے۔ اور کار میں بیٹھنے لگے تو مکرم سلیمان صاحب نے ایک لفافہ بھی بڑا سا تھما دیا۔ شیخ صاحب! یہ پاکستان کے آم ہیں۔ تھوڑے سے لایا تھا۔ آپ کو بھی شریک کر رہا ہوں۔ قبول فرمائیں۔ اس لفافہ میں تین آم تھے۔ خوشبو نے تو ان کے گھر سے ہی ہمیں آموں کے خیال میں ہی مگن رکھا۔ اب ساؤتھ ہال سے لندن مشن تک کار کے سفر میں ایک پاکستانی آموں کی لذت آمیز خوشبو والے تین آم۔ ہم دو ساؤتھ ہال آئے۔ دو کار میں بیٹھے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی اس لذیذ تحفہ اور مزہ سے محروم رہے۔ ساؤتھ ہال سے لے کر مشن ہاؤس تک سارے سفر کے دوران خاکسار کا ذہن اس کشمکش میں رہا۔ اگر ساقی صاحب کو ایک آم دیتا ہوں۔ جبکہ ان کی دو بیگمات ہیں اور دونوں کے بچے بھی اگر ایک آم کی سب میں تقسیم رکھیں۔ آم بھی ایسا جو پاکستان کا آم۔ گھر کے کسی فرد کو محروم کرنا بھی ناممکن۔ ایک آم سے ساقی صاحب اور ان کے اہل خانہ کی تو زبان بھی تر نہ ہو گی۔ اور میرے متعلق کیا سمجھا جائے گا۔ کہ اس شخص کو علم ہوتے ہوئے کہ دو بیگمات اور بچے بھی ہیں اور خود ساقی صاحب بھی۔ اگر میں ایک آم لوں اور ساقی صاحب کو دو آم دوں۔ اگرچہ ان کا تو کچھ بن جائے گا۔ ہلکی ہلکی قاشیں کر کے سب اہل خانہ کو پاکستانی آم کی لذت اور خوشبو سے متمتع کر سکیں گے۔ لیکن میرے گھر میں اگرچہ بیگم تو ایک ہی ہیں لیکن دوسرے عزیز اور بچے ہیں۔ میں ایک آم لے کر کس کس کو کیا دے سکوں گا اور کتنا۔ آخر مشن ہاؤس کی عمارت میں ہم پہنچ گئے۔ ساقی صاحب نے کار روکی اور خاکسار اترا۔ لفافہ جو میرے ہاتھ میں تھا۔ ساقی صاحب کے سپرد کر دیا۔ اور ان سے کہا ساقی صاحب یہ آپ گھر لے جائیں۔ ان کا پیار اور خلوص سے اصرار کہ شیخ صاحب آپ بھی تو کچھ لے لیں۔ خاکسار فیصلہ کر چکا تھا کہ لفافہ من و عن' تینوں آم سمیت' ساقی صاحب کو پیش کر دینے ہیں۔ میرے رفیق کار ہیں۔ مجھ سے عزت و احترام کا سلوک روا رکھتے ہیں۔ ان کے اہل خانہ کا زیادہ حق ہے۔ از راہ عنایت انہوں نے خاکسار کی پیشکش کو قبول فرمایا۔ اور لفافہ گھر لے گئے اور خاکسار کو خورسند کیا۔

اسی دن شام کو بریڈ فورڈ سے جماعت کے پریذیڈنٹ کا پیغام آیا کہ مکرم میر ضیاء اللہ صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔ ان کی خواہش اور تمنا تھی کہ خاکسار ان کا جنازہ پڑھائے لمبا عرصہ میر صاحب میرے ساتھ مشرقی افریقہ میں سلسلہ کی خدمت پر مامور تھے۔ اور ہمارا آپس کا خاص تعلق تھا۔ جماعت کی طرف سے اس اطلاع پر غم بھی ہوا اور جماعت کے پریذیڈنٹ صاحب سے تعزیت بھی کی اور ان سے کہا کہ اللہ نے چاہا تو کل صبح لندن سے بریڈ فورڈ کے لئے روانہ ہوں گا۔ دوپہر تک پہنچ جاؤں گا۔ اور اس کے بعد جنازہ پڑھا جائے گا۔ جماعت کو اطلاع کر دیں۔

اگلی صبح مکرم محمد یامین صاحب ندیم سے خاکسار نے ذکر کیا وہ فوراً تیار ہو گئے۔ ندیم صاحب بھی لمبا عرصہ کینیا مشرقی افریقہ رہے تھے۔ ان کے بھی میر ضیاء اللہ صاحب سے تعلقات تھے۔ ندیم صاحب اپنی کار لے آئے اور مجھے ساتھ بٹھا کر بریڈ فورڈ لے گئے مکرم ڈاکٹر قمر الدین امینی صاحب ہڈرزفیلڈ میں ڈینٹل سرجن کے طور پر مقیم تھے۔ یہ شہر بریڈ فورڈ سے آٹھ دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے ان کو اطلاع ہوئی کہ خاکسار بریڈ فورڈ آ رہا ہے۔ اور جنازہ اور تدفین کے بعد لندن کے لئے واپسی ہو گی۔ انہوں نے پیغام بھجوایا کہ ان کے ہاں سے ہو تا جاؤں اور دوپہر کا کھانا ان کے ہاں کھاؤں۔ بریڈ فورڈ سے فراغت کے بعد جب مکرم ڈاکٹر امینی صاحب کے ہاں پہنچے تو کھانے کا وقت ہو چکا تھا۔ انتظار بھی نہ کرنا پڑا میز پر کھانا لگا ہوا تھا۔ اور آموں کی قاشوں سے ٹرے بھی بھری ہوئی تھی اور یہ قاشیں بھی پاکستانی آموں کی قاشیں تھیں۔ کھانے کی اشتہا لمبے سفر کی وجہ سے تھکان اور بھوک کے ساتھ آموں کی قاشوں کا خوبصورت ہلکا گلابی رنگ' خوشبو اور لذت نے ہمیں زبان حال سے دعوت دی اور نامعلوم وجہ کی بناء پر امینی صاحب بار بار اصرار کرتے رہے۔ شیخ صاحب یہ پاکستانی آم ہیں نہایت لذیذ ہیں۔ اور کھائیں آخر اپنی استطاعت کے مطابق ہی کھانا تھا۔ بہر حال کھایا کھانا بھی لذیذ اور آم بھی لذیذ اور مزے دار۔ مکرم ندیم صاحب اور خاکسار دونوں ڈاکٹر امینی صاحب کی تواضع کا شکریہ ادا کر کے اور دعا کر کے رخصت ہونے لگے۔ کار میں بیٹھے۔ تو مکرم ڈاکٹر امینی صاحب نے مجھ سے کہا۔ شیخ صاحب آپ کے راستہ میں دو فرلانگ کے فاصلہ پر ایک دوکان ہے۔ میں نے اسے فون کیا ہے۔ وہاں آپ چند لمحوں کے لئے رک جائیں تو دوکاندار آپ کے سپرد کچھ کرے گا۔ لے لیں۔ ڈاکٹر صاحب کے دولت کدہ سے روانہ ہو کر جب اس دوکان پر پہنچے تو اس نے آموں کی ایک پیٹی ہماری موٹر میں رکھ دی۔ ڈاکٹر صاحب کا فون تھا کہ آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ بڑے پیار سے اس پیٹی کو ندیم صاحب نے اٹھایا اور ڈگی میں رکھ لیا۔ سارا راستہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا آیا۔ شام کو لندن پہنچ گیا۔ میرے جذبات تشکر۔ اور جسم کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے حضور رقت آمیز شکریہ میں گزرا ندیم صاحب کو ساؤتھ ہال کے آموں کا علم نہ تھا کہ ان آموں سے کیا گزری۔ کس طرح کش مکش کے باوجود خاکسار نے خود پر ساقی صاحب کو ترجیح دی۔ میرے اس معمولی سے ایثار۔ جو محض نیک نیتی پر مبنی اور محض للہ تھا اور اپنے بھائی رفیق کار اور ان کے اہل خانہ کی خوشی کے لئے تھا اگرچہ بظاہر بہت معمولی تھا۔ آخر تین آم ہی تو تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی نظر تو خلوص پر ہوتی ہے۔ نیتوں کے مطابق معاملہ ہوتا ہے ان جذبات تشکر اور اپنے رب کریم کے فوری احسن انداز کے اجر پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کرتے کرتے یہ سفر طے ہوا۔ اور عین شام کے وقت لندن مشن کے احاطہ میں داخل ہوئے۔ مغرب کا وقت ہونے کو تھا۔ محمود ہال کے ساتھ کے کمرہ میں موٹر سے اترتے ہی وضو کیا اور سیدھا مغرب کی ادائیگی کے لئے بیت الفضل چلا گیا۔ ندیم صاحب کار میں بیٹھے رہے۔ چند لمحے انتظار کرنے کے بعد آموں کی پیٹی اوپر خاکسار کے فلیٹ میں بھجوا دی۔ اور وہ خود اپنے گھر چلے گئے۔ مغرب کی عبادت ادا کرنے کے بعد جب خاکسار اپنی قیام گاہ پر پہنچا تو اہلیہ نے کہا کہ ندیم صاحب یہ پیٹی دے گئے ہیں۔ اب میں افسوس کرنے لگا۔ اہلیہ سے کہا یہ تو آموں کی پیٹی ہے۔ پاکستان کے آم ہیں ڈاکٹر امینی صاحب نے ہمیں ساتھ آتے ہوئے دے دی تھی اور ندیم صاحب کو بھی اس میں کچھ آم دینے تھے۔ اب نہ ندیم صاحب کے ذہن میں آموں کا خیال اور نہ میرے ذہن میں کہ بیت الذکر جانے سے پہلے ندیم صاحب کو بھی کچھ پیش کروں عبادت کا وقت ہو رہا تھا۔ وضو اور عبادت میں شمولیت کے اس لمحہ سب کچھ بھول گیا۔ بہر حال یہ سب کچھ غیر ارادی طور پر ہوا۔ اور دراصل مشیت الٰہی اپنے انداز میں اس عاجز کے ساتھ معاملہ کر رہی تھی۔

قلم مجبور کر رہا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں یہ بھی تو لکھوں کہ معمولی سے ایثار پر جو "تین آموں" کا تھا اتنا کچھ تم نے لکھ دیا ہے۔ قارئین! بتانا یہ مقصود ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی جو خلوص سے محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی غرض سے کی جائے اس کا بھی اجر ملتا ہے۔ آخر یہ اللہ تعالیٰ کا ہی تو فرمان ہے۔ جو ذرہ کے برابر نیکی کرے گا۔ وہ اس کا نیک اجر پائے گا۔

بقیہ صفحہ 3

خوبصورتی بھی رکھتا ہے۔

مولانا عبدالشکور فاروقی مجددی نے چار جلدوں میں ازالۃ الخفاء کا اردو ترجمہ کیا ہے جو قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی نے شائع کر کے اردو دان طبقے کے لئے آسانی پیدا کر دی ہے۔

اخلاص کے معنے ہیں کہ جو کام کرو اس میں یہ مدنظر ہو کہ مولا کریم کی رضا حاصل ہو۔ حب ہو تو حب للہ ہو بغض ہو تو بغض للہ ہو۔ کھاؤ تو اس لئے کہ کھانے کا حکم دیا ہے۔ پیتے ہو تو سمجھ لو کہ پینے کے حکم کی تعمیل ہے۔ غرض سارے کاموں میں اخلاص ہو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلال احمد باجوہ

ہمارا تعلیمی نظام

(ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

تعلیمی نظام کے حوالے سے "روزنامہ الفضل" میں اور روزنامہ جنگ سے لئے گئے ایک مضمون کو دیکھنے اور پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جس میں مضمون نگار نے بعض بڑی اہم اور اچھی تجاویز پیش کیں۔ یہ تمام تجاویز جن میں سب سے اہم اساتذہ کرام کو ان کی اہلیت کے مطابق ملازمت میں گریڈ دینے کی بات تھی۔ یقیناً دنیا کے بیشتر ممالک میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور اس طرح سے پڑھے لکھے اور تجربہ کار اساتذہ کا پرائمری سطح پر تعلیم دینے کی طرف رجحان بھی بڑھتا ہے۔ نائیجیریا کے بارے میں نے سنا ہے کہ وہاں جو شخص جتنا پڑھا لکھا ہے اس کو اس اہلیت کے مطابق ہی ملازمت میں گریڈ ملتا ہے چاہے وہ کسی بھی عہدے پر کام کر رہا ہو۔ اس کے علاوہ مضمون نگار نے سکولوں کو ایک قاعدہ کے مطابق چلانے پر بھی زور دیا۔ یہ تمام مضمون بڑا اچھا اور جامع تھا۔ مگر میں اس مضمون کی چند باتوں سے اتفاق نہیں کروں گا۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے بہت نیچے سے یعنی پرائمری لیول سے بورڈ کے امتحانات کی بات کی ہے۔ تو میرا اس سلسلے میں خیال بالکل مختلف ہے۔ میں نے یہ بات پنجاب یونیورسٹی کے بیشتر اساتذہ کرام کے سامنے بھی کی۔ جس میں تمام اساتذہ نے اتفاق کیا۔ اس سلسلے میرا کہنا یہ ہے کہ تعلیمی بورڈ کا امتحانات لینے کے سلسلے میں عمل دخل بالکل ختم کر دینا چاہئے۔ کیونکہ بورڈ کے تحت پیپر سیٹ کرنے والا صرف اپنے بچوں کے رجحان کو سمجھتا ہے ہو سکتا ہے کسی دوسرے سکول کے استاد نے اپنے بچوں کو ان کی نفسیات کے مطابق کسی دوسرے رنگ میں تربیت دی ہو۔ اس لئے اس سلسلے میں سب سے اہم قدم جو اٹھایا جانا چاہئے وہ ہے کہ تمام سکولوں کے اساتذہ کرام جو جس کلاس کو جونسا مضمون بھی پڑھاتے ہیں وہ خود ساتھ ہی ساتھ ان بچوں سے ٹیسٹ لیتے جائیں اور پھر انہی ٹیسٹوں کی بنیاد پر سال کے آخر میں رزلٹ بنا دیا جائے۔ یہ تین گھنٹے کے پیپر والا رجحان بھی ختم ہونا چاہئے کیونکہ اس سلسلے میں جتنے بھی ماہرین تعلیم سے بات ہوئی انہوں نے یہی کہا رٹے کو جنم دینا والا یہی تین گھنٹے کا پیپر ہے۔ مگر نجانے کیوں یہی ماہرین جب کورس ڈیزائن کرتے ہیں تو وہ یہ سب باتیں اس وقت کیوں بھول جاتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ سال کے آخر میں اسی طرح تین گھنٹے میں کسی بھی طالب علم کی صلاحیت پرکھنا مشکل تو کیا ناممکن ہے۔ کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ سارا سال نہ پڑھنے والے طلباء پیپر کی رات پڑھائی کر کے بڑے اچھے نمبروں میں پاس ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس رات میں پڑھائی نہیں کرتے بلکہ اپنے کورس میں موجود باتوں کو ایک طریقہ کار کے تحت ذہن میں ان کی قطار بنا لیتے ہیں اور جب پیپر دے کر باہر آتے ہیں تو ان کو وہ سب کچھ بھول چکا ہوتا بلکہ انہوں نے تو یاد کیا ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک قطار میں لگی ہوئی چیز کو نکال کر پیپر میں لکھتے ہیں۔

اگر اساتذہ کرام بچوں سے ساتھ ساتھ ٹیسٹ لیتے رہیں اور بچوں کو پتہ ہو کہ یہ ٹیسٹ آخر میں ان کے رزلٹ پر اثر انداز ہوں گے تو وہ بھی آرام سے تیاری کریں گے اور ساتھ ساتھ پڑھیں گے کیونکہ ایک ہفتہ میں پندرہ دن میں پڑھائے جانے والے کورس کا ذہن پر زیادہ دباؤ نہیں ہوگا اور طلباء ان کو باقاعدہ سمجھنے میں دلچسپی لیں گے۔

مضمون نگار نے یہ بھی لکھا کہ 50 فیصد نمبروں والے طلباء کو پاس کیا جائے تاکہ صرف محنتی اور ذہین طلباء ہی پاس ہوں۔ میں نے جیسا پیپروں کا نظام اوپر بیان کیا ہے اگر اس کو جاری کیا جائے تو میں نے جہاں تک مشاہدہ کیا ہے۔ کہ اس سے تمام طلباء ہی پاس ہو جاتے ہیں۔ ماسوائے چند ایک کے اور اس نظام میں عموماً پاس مارکس ہوتے بھی 50 فیصد ہیں۔ مگر مضمون نگار کی اس بات سے پتہ یہ چلتا ہے کہ شائد وہ چاہتے ہیں کہ کم سے کم طلباء کو پاس کیا جائے کیونکہ وہ آگے چل کر ملازمت کا مطالبہ بھی کریں گے۔ مگر اس سلسلے میں یہ بات یاد رکھیں کہ جو طلباء ہر سال امتحانات میں فیل ہوتے ہیں وہ معاشرے پر مسلسل ایک بوجھ کی صورت اختیار کرتے جاتے ہیں۔ اس لئے اس بات کو بھی ذہن میں رکھیں کہ ہمیں اس بوجھ کو بھی ختم کرنا ہے اور ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ طلباء پاس ہوں تاکہ وہ اپنی ایک ڈگری لے کر آگے چل کر خود انٹرویو کے ذریعے اپنی اہلیت کے مطابق نوکری حاصل کر سکیں۔ اب یہاں معاملہ سدھارنے کے لئے کرپشن کو ختم کرنے کی دعا بھی کرنی چاہئے۔ مگر ملازمت دینے کے بارے میں اگر ایک مربوط نظام رائج کر لیا جائے تو کوئی بھی طالب علم نوکری حاصل کرتے وقت زیادتی کا شکار نہ ہوگا۔

اس بارے میں' میں نے نائیجیریا کی ایک یونیورسٹی کی مثال دینا چاہوں گا جہاں پر ایک Mathematical Curve (حسابی قوس) سے کام لے کر طلباء کا رزلٹ بنایا جاتا ہے۔ اس قوس کا انہوں نے ایک مخصوص نام رکھا ہے۔ جو کہ مجھے اس وقت یاد نہیں۔ اس قوس Curve کے تحت اگر زیادہ تر طلباء 80 فیصد کے قریب پہنچ جائیں تو اس قوس کی سکیل کو بڑا کر کے طلباء کے درمیان تھوڑے فرق کو واضح کیا جاتا ہے۔ اور قوس کی اصل شکل (-) برقرار رکھی جاتی۔ لیکن اگر زیادہ تر طلباء فیل ہونے کی طرف جائیں اور قوس مخالف سمت میں سمٹنے لگے تو بھی اس کی سکیل میں اضافہ کر کے اکثر طلباء کو پاس کیا جاتا ہے۔ ماسوائے ان طلبا کے جو بالکل ہی نیچے آرہے ہوں۔ اس سلسلے میں وہاں کے پروفیسر صاحب نے جو دلیل پیش کی وہ نہایت موزوں تھی۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایک سیکشن میں تمام طلباء ہی نالائق جمع ہو جائیں تو وہاں پر ان سب میں سے کوئی نہ کوئی تو بہتر ہوگا۔ لہٰذ ہم اس کو سب سے بہتر اور پھر اسی ترتیب سے دوسرے طلباء کو بھی پاس کرتے ہیں اور بجائے اس کے طالب علم یونیورسٹی میں دھکے کھائے فیلڈ میں جا کر ملازمت کی تلاش کرتے ہیں اور اپنی اہلیت کے مطابق ملازمت حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ ضروری نہیں ہے کہ اگر کوئی طالب علم فزکس کے قوانین زبانی یاد نہیں رکھ سکتا تو وہ فیلڈ میں جا کر بھی ناکام ہوگا۔ اس لئے اس کو ڈگری دے کر اپنی صلاحیتوں کو دوسری جگہ آزمانے کا موقع دینا چاہئے۔

ایک طالب علم کا مقصد اصل میں ایک مدت کورس مکمل ہونا چاہئے۔ نہ کہ وہ سال کی اختتام کے انتظام میں بیٹھا رہے کہ وہ بورڈ یا یونیورسٹی مین پوزیشن لے کر سب کو خوش کرے گا۔ اور اس مدت کے درمیان اصل کام چیزوں کو سمجھنا اور ان کا کائنات میں عمل دخل کا مشاہدہ کرنا ہونا چاہئے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ اس کے ذہن پر اس چیز کا دباؤ ختم ہو جانا چاہئے جو اس نے اس سے پہلے پڑھی ہے اور وہ اس پر تحقیق کر چکا ہے۔ امید ہے یہ تجاویز آپ سب کو پسند آئیں گی۔

آپ کا خط ملا

مکرمہ منزہ اقبال صاحبہ بنت چوہدری محمد اقبال صاحب چک لالہ راولپنڈی سے لکھتی ہیں۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 1997ء کے ان تین دنوں میں ہمارے گھر کی رونقیں عروج پر تھیں۔ پلک جھپکنے میں ہی یہ دن گزر گئے۔ لیکن یہ مبارک دن ہمیشہ کی طرح خدا کے بے شمار فضل' رحمتیں اور برکتیں لے کر آئے تھے۔ ہمارا گھر خدا کے فضل سے 30' 35 سالوں سے عبادت کا سنٹر ہے۔ اور تقریباً اتنے ہی عرصے سے میری امی جان اور ابو جان صدر حلقہ ہیں۔ اور ہم پانچ بہن بھائی مختلف مرکزی اور حلقے کی تنظیموں کے کارکن ہیں۔ لہٰذا الفضل میں جلسے کا پروگرام آتے ہی سارے گھر کی صفائیاں شروع ہو گئیں۔ کیونکہ خدا کے فضل سے ہمارے گھر 12 فٹ کی ڈش نصب ہے۔ اور یہ ڈش ہمارے گھر اس وقت نصب ہوئی جب راولپنڈی میں صرف بیت الحمد میں ڈش لگی ہوئی تھی۔ چنانچہ احباب کو جہاں زیادہ سہولت ہوتی وہاں وہ فیض یاب ہوتے 25۔ 26۔ اور 27۔ جولائی کو ہمیں حضرت بانی سلسلہ کے معزز مہمانوں کی میزبانی کے فرائض انجام دینے تھے۔ چنانچہ حلقے کے افراد' نومبایعین اور غیر احمدی مہمانوں کو مدعو کیا گیا۔ اوپر والی منزل میں مردوں کے لئے اور نیچے والے حصے میں خواتین کے لئے وسیع اور آرام دہ انتظام کیا گیا۔ مہمانوں اور میزبانوں کی ہر قسم کی مناسب تیاری اور دعاؤں نے جلسے کا خوبصورت سماں باندھ دیا تھا۔ مہمانوں کی آمد پر انہیں شربت پیش کیا گیا۔ شام 6 بجے تینوں دن پر تکلف چائے پیش کی جاتی رہی۔ لوائے احمدیت لہرانے جانے کے موقع پر اور عالمی بیعت کے موقع پر دعا اور سجدہ شکر ادا کرنے کے بعد مٹھائی پیش کی گئی۔ اور رات 9 بجے حضرت بانی سلسلہ کے بابرکت لنگر کی تقلید میں کھانا دیا جاتا رہا۔ جس کا Menu پہلے ہی سے جلسہ سالانہ ربوہ سے مطابقت رکھتا ہوا ترتیب دیا گیا تھا۔ ٹھنڈے پانی کا وافر انتظام دونوں حصوں میں کیا گیا تھا۔ اور یہ سب کام محض خدا کے بے انتہا فضل و کرم سے نظم و ضبط اور خاموشی سے دعا کے ساتھ کئے گئے۔ تاکہ جلسے کی اصل روح برقرار رہے اور ہم سب اس کی لازوال برکتوں اور فضلوں سے فیض یاب ہوں۔ یہ اہتمام اور انتظام ہمارے گھر صرف اس بار نہیں ہوا۔ بلکہ خدا کے بے شمار احسانوں اور فضلوں کے نتیجے میں اس وقت سے ہو رہا ہے جب احمدیہ ٹیلی ویژن نہیں تھا۔ اور باہر سے آڈیو کیسٹس اور پھر بعد میں وڈیو کیسٹس آیا کرتی تھیں۔ اس وقت ہمارا گھر صرف دو کمروں اور صحن پر مشتمل تھا۔ ایک ٹی۔ وی تھا اور وی۔ سی۔ آر تین دنوں کے لئے کرائے پر لایا کرتے تھے۔ اور اب ہم خدائے رحیم و کریم کے فضلوں احسانوں اور نعمتوں تلے دبے ہوئے ہیں۔ اور ہر روز خدا ان میں اضافہ فرماتا چلا جا رہا ہے۔

کل بابرکت جلسہ اختتام کو پہنچا۔ یہ تین دن بلکہ یہ ہفتہ مصروفیت میں اور خوشی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ آج نیند پوری کرنے کے بعد ان مبارک اور بابرکت لمحات کی خوبصورت یادیں تازہ کر رہی تھی۔ سوچا کیوں نہ تحدیث نعمت کے طور پر قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کروں اس کے علاوہ بہت سارا وقت ایک نیک اور بابرکت صحبت میں اکٹھا گزارنے سے پیار' خلوص اور بے لوث محبت میں اضافہ ہوتا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جلسے کی برکتوں کا وارث بنائے۔ اور پیارے آقا کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے کہ ہم خدا کے فضل سے نفس مطمئنہ کے درجے کو پالیں۔ اور اس مقام تک جا پہنچیں کہ خدا ہمارے کان' ہمارا ہاتھ اور ہماری آنکھیں بن جائے۔

> خدا کی شناخت کے واسطے سوائے خدا کے کلام کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ملائشیا

ملائیشیا پاکستان کا ایک برادر اسلامی ملک ہے جس کا کل رقبہ 329758 مربع کلومیٹر ہے جو کہ پاکستان کے رقبے سے نصف سے بھی کم ہے۔ اس کی آبادی 21.2 ملین یعنی دو کروڑ بارہ لاکھ کے قریب ہے۔ پاکستان کی طرح ملائیشیا بھی پہلے برطانیہ کی کالونی تھا جس نے اس سے 1957ء میں آزادی حاصل کی۔ اس وقت ملائیشیا میں تین بڑے نسلی (اور مذہبی) گروپ آباد ہیں۔ ملائی (MALAY) یہ ملائیشیا کے پرانے باشندوں کا گروپ ہے جو کہ سب کے سب بلا استثنیٰ مسلمان ہیں۔ اور تعداد میں 59 فی صد ہے۔ دوسرا بڑا گروپ چینی نژاد لوگوں کا ہے جو کہ 32 فی صد کے قریب ہیں اور تیسرا گروپ ہندوستانی ملیالم اور تامل لوگوں کا ہے جو کہ آبادی کا تقریباً 8 فی صد ہے۔ ان لوگوں کے علاوہ ایک چھوٹی سی اقلیت سکھ اور پاکستانی لوگوں پر مشتمل ہے جن کی تعداد 0.7 فی صد بتائی جاتی ہے۔ ملک میں پارلیمانی نظام حکومت رائج ہے۔ آزادی کے بعد سے لے کر اس وقت تک ایک اتحاد حکومت کر رہا ہے جس میں تین بڑی جماعتیں یعنی ملائی چینی اور ہندوستانی اور نو چھوٹی جماعتیں پر شامل ہیں۔

ملائیشیا کی شرح خواندگی 91 فی صد ہے۔ ملائیشیا میں غیر معمولی ترقیاتی پروگراموں کے باوجود افراط زر کی شرح پچھلے سال صرف 6ء 3 فی صد تھی (جبکہ اس عرصے میں پاکستان کی افراط زر کی شرح 20 سے 25 فی صد مانی جاتی ہے) ملک میں فی کس آمدنی پچھلے سال 4337 امریکی ڈالر ہے)۔ ڈاکٹر مہاتیر محمد 16۔ جولائی 1981ء سے ملک کے وزیر اعظم ہیں۔ جو کہ ملک کے چوتھے وزیر اعظم ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جس ملک میں 40 سالوں میں صرف چار وزیر اعظم رہے ہوں اور کبھی فوجی مداخلت بھی نہ ہوئی ہو۔ وہاں سیاسی استحکام کی کیسی اعلیٰ کیفیت ہوگی۔

سرکاری زبان "ملائی" ہے جسے بھاسا ملائیشیا بھی کہتے ہیں۔ لیکن انگریزی بھی کثرت سے بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ملائیشیا کے سکے کا نام "رنگٹ ملائیشیا" ہے۔ ایک سو پاکستانی روپے کے تقریباً 6 رنگٹ ملتے ہیں۔ حالانکہ 70 کے عشرہ میں سو پاکستانی روپے کے 66 رنگٹ ملتے تھے۔

اسلام کو سرکاری مذہب قرار دیا گیا ہے۔ لیکن دیگر مذاہب کے لوگ اپنے مذہبی امور اور عبادات میں مکمل طور پر آزاد ہیں۔ تمام مساجد کے آئمہ حکومت کے ملازم ہیں۔ اور وہ صرف مذہبی امور پر اظہار خیال کر سکتے ہیں۔ سیاست ان کے لئے شجر ممنوعہ ہے۔ ملائیشیا میں بنگلہ دیش اور بعض دوسری کلچرل اکائیوں کی طرح موسیقی اور رقص کو ایک خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ مقامی لوگ رنگ و نور کے بڑے رسیا ہیں۔

 OOO

بھارت کا آبادی بم

بھارت اور چین تقریباً ایک ہی وقت ترقی کی راہ پر گامزن ہوئے تھے۔ یعنی ہندوستان جب انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہوا اور چین جب چیانگ کائی شیک کی حکومت سے۔ اور شروع ہی سے دونوں ملکوں کے لئے آبادی میں اضافے کا مسئلہ سب سے بڑا مسئلہ تھا۔ اب پچاس سال کے بعد چین نے تو بڑی حد تک اپنے اس مسئلے کا حل تلاش کر لیا ہے لیکن بھارت ابھی تک اس جنگل میں راستہ ڈھونڈ رہا ہے۔

جس وقت بھارت آزاد ہوا تھا یعنی 1947ء میں تو اس کی آبادی 33 کروڑ کے لگ بھگ تھی۔ لیکن آج اس کی آبادی چین کی آبادی کے قریب پہنچ گئی ہے اور جلد ہی اس سے بڑھ جائے گی۔ آج ملک کی آبادی کا تقریباً تیسرا حصہ یعنی 33 کروڑ لوگ افلاس کی آخری حدوں کو چھوڑ رہے ہیں۔ بھارت کی آبادی میں ہر سال ایک کروڑ 80 لاکھ کا اضافہ ہو جاتا ہے اور یہ آسٹریلیا کی کل آبادی کے برابر ہے۔ یعنی بھارتی ہر سال ایک نیا آسٹریلیا پیدا کر لیتے ہیں۔

بھارت میں آبادی کی افزائش کی بہت سی وجوہات ہیں لیکن سب سے بڑی وجہ عورتوں کی ناخواندگی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ بھارت کی 80 فی صد عورتیں ناخواندہ ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ لوگ بچوں کی زیادہ تعداد کو اپنے بڑھاپے کے وقت کے لئے ایک انشورنس سمجھتے ہیں۔ اس کے علاوہ غرباء کی اولاد شروع ہی سے کمائی کے لئے ان کے لئے بطور مددگار سمجھی جاتی ہے اور غربت کی وجہ سے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی نہیں ہوتا۔ اس لئے زیادہ بچے اکثر غریب خاندانوں کے لئے فائدہ مند سمجھے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ غریب اور امیر دونوں طبقوں میں اولاد نرینہ آباء و اجداد کے نام کو زندہ رکھنے کا ذریعہ سمجھی جاتی ہے۔ اس لئے جب تک کوئی اولاد نرینہ پیدا نہ ہو بچوں کی پیدائش کا سلسلہ جاری رکھا جاتا ہے۔

اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ حکومت نے اس معاملے میں پوری طرح دلچسپی نہیں لی حالانکہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر ملک کی بقا کا دارامدار ہے۔ پروفیسر پروائن وساریا جو کہ حکومت کے ڈائرکٹر آف انسٹی ٹیوٹ آف اکنامک گروتھ ہیں کا کہنا ہے کہ ایسا نہیں ہے بلکہ حکومت نے اس مسئلے کو سنجیدگی کے ساتھ لیا ہے لیکن اس سلسلے میں پالیسیوں کو صحیح طور پر لاگو نہیں کیا گیا۔ اس کے برخلاف اشیشن بوس جو کہ بھارت کے آبادی کے مسائل کے باہر ہیں وہ حکومت پر سخت تنقید کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ حکومت نے اس معاملے میں کوئی جلدی نہیں دکھائی اور ہمیشہ غلط اعداد و شمار کا سہارا لیا ہے جو کہ ایک خطرناک بات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آبادی کا بم پھٹنے والا ہے اور اس کے نقصانات سے انقلابی پالیسیوں سے ہی بچا جاسکتا ہے۔

OOO

کرکٹ کا عالمی ریکارڈ

ٹیسٹ کرکٹ میں ایک اننگز میں زیادہ سے زیادہ سکور بنانے کا عالمی ریکارڈ جو 59 سال سے قائم تھا' سری لنکا کی ٹیم نے بھارت کے خلاف کھیلتے ہوئے توڑ دیا۔ یہ ریکارڈ 1938ء میں انگلینڈ نے آسٹریلیا کے خلاف کھیلتے ہوئے 7 وکٹوں پر 903 رنز بنا کر قائم کیا تھا۔ سری لنکا نے 952 رنز بنا کر اسے توڑ دیا اور اس کے صرف چھ کھلاڑی آؤٹ ہوئے تھے۔ اس طرح سری لنکا نے اب ایک نیا ریکارڈ ٹیسٹ کرکٹ میں قائم کر دیا ہے۔ لیکن سری لنکا کے جے سوریا 340 رنز بنانے کے باوجود ویسٹ انڈیز کے برائن لارا کے انفرادی 375 کے ریکارڈ کو نہ پہنچ سکے۔ اس میچ میں دوسری وکٹ کے جوڑے روشن ماہنامہ اور جے سوریا جو دو دن کریز پر رہے انہوں نے بھی اس وکٹ کے لئے 576 رنز کا نیا عالمی ریکارڈ قائم کر دیا۔ جے سوریا نے اپنی اننگز کے دوران 36 باؤنڈریاں (چوکے) اور دو چھکے لگائے۔ یہ ریکارڈ کسی بھی وکٹ کے ریکارڈ سے زیادہ ہے۔

سری لنکا پہلے ہی ورلڈ چیمپئین ہے۔ انہوں نے ورلڈ کپ پچھلے سال مارچ میں جیتا تھا۔ سری لنکا کی ٹیم ایک روزہ کرکٹ کے بعد اب پانچ روزہ ٹیسٹ کی بھی ماسٹر مانی جائے گی۔

اس میچ کا سب سے دلچسپ پہلو یہ تھا کہ کولمبو میں کرکٹ کے اس ریکارڈ ساز میچ نے سری لنکا میں سرکاری فوجوں اور تامل ٹائیگروں کے درمیان جنگ رکوا دی۔ اس میچ میں 32 ہزار تماشائیوں سمیت پورے ملک کی نظریں کرکٹ پر لگ گئیں۔ سرکاری فوجی اور تامل باغی بھی ٹیلیوژن سیٹوں کے گرد جمع ہو گئے اور جاری لڑائی کو بھول گئے۔ اس دوران ملک کے کسی حصے سے تصادم کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔

OOO

گجرال حکومت کو ایک اور دھچکا

کانگریس (آئی) کے صدر سیتا رام نے پھر ایک دفعہ گجرال حکومت کو ایک نئے امتحان میں ڈال دیا ہے۔ کانگریس کے صدر سیتا رام نے مطالبہ کیا ہے کہ دیوا گوڑا کے حامیوں کو اندر کمار گجرال کی وزارت سے برطرف کر دیا جائے۔ اس دھمکی سے بھارت میں ایک نیا بحران پیدا ہو گیا ہے۔ کانگریس کے صدر سیتا رام نے کہا ہے کہ ان کے پاس اس امر کے ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں کہ متحدہ محاذ کے سابق وزیر اعظم دیوی گوڑا کے بھارتی جنتا پارٹی کے ساتھ گہرے روابط تھے اور وہ بھارت میں سیکولر حکومت کی بجائے فرقہ پرست حکومت کی تشکیل کے لئے اس کے ساتھ مل کر سازباز کر رہے تھے۔ انہوں نے وزیر اعظم گجرال کو 15۔ اگست کی تاریخ کا ٹارگٹ دیا ہے اس تاریخ تک دیوی گوڑا کے حامی وزراء کو کابینہ سے فارغ نہ کیا گیا تو موجودہ حکومت کو کانگریس کا تعاون حاصل نہیں رہے گا۔ بھارتی وزیر اعظم جو پہلے ہی اقلیت میں تھے انہوں نے کانگریس کے تعاون سے مخلوط حکومت بنائی تھی لیکن کانگریس نے اس میں اپنے وزراء کو شامل کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ اگر کانگریس کے کہنے پر گجرال نے دیوی گوڑا کے حامی تین وزراء کو کابینہ سے نکال دیا تو متحدہ محاذ بھی ٹوٹ جائے گا۔ کانگریس کے جنرل سیکٹری غلام نبی آزاد نے کہا ہے کہ اب ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ ملک میں سیکولر حکومت قائم کرنے کے لئے کانگریس کو خود کوئی پیش رفت کرنی پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس دیگر سیکولر جماعتوں کے ساتھ مل کر خود ایک مخلوط حکومت قائم کر سکتی ہے۔ اور یہ حکومت اتنی مضبوط ہو گئی کہ درمیانی مدت کے انتخابات کرانے کی ضرورت نہ پڑے گی۔

تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ یہ دراصل کانگریس کی ایک سازش ہے اور اس سازش کے ذریعے وہ اقتدار پر قابض ہونا چاہتی ہے۔ اس کے ثبوت کے طور پر کانگریس کا شروع سے کردار پیش کیا جا رہا ہے کہ اس نے پہلے دیوی گوڑا کو چلتا کیا پھر جنتا دل کے ٹکڑے ٹکڑے کرائے اور اب وزارت عظمیٰ حاصل کرنے کے لئے اندر کمار گجرال سے تعاون کی پیش کش واپس لینے کے لئے الٹی میٹم دے دیا ہے کہ وہ 15۔ اگست سے پہلے پہلے دیوی گوڑا کے حامیوں کو وزارت سے سبکدوش کر دیں۔ جنتا پارٹی کے باجپائی نے کہا ہے کہ ہم کانگریس کی اس سازش کو بے نقاب کریں گے اور اگر اس نے وزارت عظمیٰ پر قبضہ کر لیا تو اس کے خلاف تحریک چلائیں گے کیونکہ پورے شمالی بھارت میں ان کی جماعت اکثریت میں ہے۔

OOO

نتن یاہو۔ مشرق وسطیٰ کے امن کے لئے ایک خطرہ

سعودی عرب کے روزناموں الریاض اور المدینہ نے اپنی ادارتی تبصروں میں یہ کہا ہے کہ نتن یاہو کی موجودگی میں مشرق وسطیٰ میں قیام امن ناممکن ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ جب فلسطینیوں کے مکانوں کو اسرائیلی فوج منہدم کر رہی ہے۔ اور جنوبی لبنان میں عربوں پر گولہ باری ہو رہی ہے اور میزائل استعمال کئے جا رہے ہیں ان حالات میں قیام امن کی کوششیں کیونکر کامیاب ہو سکتی ہیں۔ ان اخبارات نے لکھا ہے مشرق وسطیٰ میں امن مشن کے لئے صدر کلنٹن کے خصوصی نمائندے آ رہے ہیں لیکن وہ بھی عربوں پر اسرائیل کو رعایات دلانے پر اصرار کریں گے۔ اس امن مشن کی بین الاقوامی کوششیں اس وجہ سے بھی ناکام ہوگی کہ اسرائیلی وزیر اعظم نتن یاہو نسلی اور انتہاپسند قوتوں کی مدد سے اقتدار میں آئے ہیں۔ اور یہ قوتیں فلسطینیوں کو نیست و نابود کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ اس لئے جب تک اسرائیل کی متعصب لیکوڈ پارٹی برسر اقتدار ہے امن مشن کا کامیاب ہونا مشکل ہے۔

ان خیالات کا ثبوت اسرائیل کے موجودہ کردار سے بھی ملتا ہے۔ باوجود اس کے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ نے نتن یاہو سے خاص طور پر مطالبہ کیا تھا کہ فلسطینیوں کے خلاف اقتصادی پابندیاں نرم کردی جائیں لیکن نتن یاہو نے اس مطالبہ کو مسترد کردیا ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم نے کہا ہے کہ یاسر عرفات انتظامیہ اسرائیل کے خلاف تشدد آمیز کارروائیوں کو روکنے میں ناکام رہی ہے اور وہ اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرپائے۔ لہٰذا جب فلسطینی اپنی ذمہ داریاں پوری کریں گے تو ہم بھی اپنی ذمہ داریاں پوری کریں گے۔ یاہو نے کہا کہ ہم یک طرفہ امن قائم نہیں کر سکتے۔

OOO

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

O مکرم سید داؤد احمد انسپکٹر مال آمد کے ماموں سید غلام احمد نثار صدر جماعت احمدیہ گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ واہلیہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ گھٹیالیاں خورد عرصہ دراز سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد تندرستی کے لئے درخواست دعا ہے۔

O مکرم محمد صدیق صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کا اپریشن منگل 97-8-12 کو ہو رہا ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالمجید پان فروش)

ضروری اعلان

O پاکستان گولڈن جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں نصرت جہاں اکیڈمی میں مورخہ 97-8-14 صبح 7-30 بجے ایک اہم تقریب منعقد ہوگی۔ اکیڈمی کے تمام اساتذہ اور انگلش، اردو میڈیم بشمول کالج کے طلباء کی حاضری لازمی ہے۔ والدین سے بھی شمولیت کی درخواست ہے۔
(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

تصحیح

O 8-اگست 1997ء کے الفضل میں ولادت کے اعلان صفحہ1 پر نومولود عدنان احمد کے دادا کا نام عبدالحق صاحب پڑھا جائے۔

ضروری اعلان

O انسپکٹر روزنامہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر ضلع فیصل آباد، ٹوبہ میں چندہ الفضل کی وصولی اور توسیع اشاعت کے لئے دورہ پر آرہے ہیں۔ تمام احباب سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔
(مینیجر روزنامہ الفضل)

اعلان برائے امتحان وظائف

O وظیفہ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اور وظیفہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا امتحان 10- اکتوبر بروز جمعہ صبح 9 بجے تا 12 بجے دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان میں ہوگا۔
(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ پاکستان)

کامیابی

O مکرم بلال احمد ابن مکرم محمد اکرام چوہدری صاحب ڈائریکٹر ای او بی آئی سرگودھا بلال احمد نے فیڈرل بورڈ اسلام آباد بذریعہ صفہ کالج سرگودھا سے ایف ایس سی فرسٹ ایئر پری انجینئرنگ گروپ میں 464/550 نمبر حاصل کرکے کامیابی حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

لجنات کا تعاون

O لجنہ اماء اللہ مقامی نے اپنے قریباً 50 حلقہ جات میں سے 28 حلقہ جات کی معاونات خصوصی کے کوائف ارسال کئے تھے۔ ان کی طرف سے مزید 16 حلقہ جات کی اطلاع یہ ملی ہے کہ 16 حلقہ جات میں سے صف اول کی معاونات 101 ہیں اور صف دوم کی 211 ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ نے اطلاع دی ہے کہ 6 بہنیں معاونات خصوصی صف اول ہیں اور 30 بہنیں صف دوم میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ دیگر لجنات سے بھی درخواست ہے کہ اس قسم کی معلومات بھجوائیں اور ساری جماعت کی دعائیں حاصل کریں۔
(وکیل المال اول تحریک جدید- ربوہ)

احمدی طالبات متوجہ ہوں

O وہ تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ داخلہ لینے سے قبل اس بات کا جائزہ لے لیں کہ مطلوبہ مضمون کورس کسی ایسے تعلیمی ادارے میں کیا جائے جہاں مخلوط تعلیمی نظام نہ ہو بلکہ صرف طالبات زیر تعلیم ہوں۔ اگر ایسا تعلیمی ادارہ میسر نہ ہو تو پھر مخلوط تعلیمی اداہ میں داخلہ سے قبل حضرت صاحب سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت لینی لازمی ہے۔ اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست فارم نظارت تعلیم سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یہ فارم پُر کرکے واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

اسی طرح ایسی احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب بغیر اجازت حضرت صاحب کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ لے چکی ہیں۔ ان کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم سے درخواست فارم حاصل کرکے اسے پر کریں اور واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں تا حضرت صاحب کی خدمت میں کیس پیش کیا جاسکے۔
(نظارت تعلیم)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 12- اگست 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس-
1-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
2-00 ہومیو پیتھی کلاس-
3-00 نارو یجیئن زبان سیکھئے-
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس کبڈی- گوجرانوالہ بمقابلہ فیصل آباد (سیمی فائنل)-
7-00 اردو کلاس-
8-00 نارو یجیئن زبان سیکھئے-
9-00 ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ-
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 پشتو پروگرام-
12-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 طبی معاملات- ماں اور بچے کی صحت کی نگہداشت میزبان: ڈاکٹر امتہ الرشید مہمان- ڈاکٹر نصرت جہاں حصہ دوم
4-05 تلاوت- خبریں-
4-30 فرنچ زبان سیکھئے-
5-00 انڈونیشین پروگرام-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 نارو یجیئن پروگرام-
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن سروس-

بقیہ صفحہ 1

2-15 خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
(یہ خطاب زنانہ جلسہ گاہ سے ریلے کیا جائے گا)

17- اگست بروز اتوار

پہلا اجلاس

12-30 تا 12-40 تلاوت و ترجمہ
12-40 تا 12-50 نظم
12-50 تا 1-15 تقریر (اردو) "غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے" مکرم منیر احمد صاحب منور ریجنل مربی جماعت احمدیہ جرمنی
1-15 تا 1-45 تقریر (اردو) "سیرت حضرت بانی سلسلہ" مکرم حیدر علی صاحب ظفر ریجنل مربی جماعت احمدیہ جرمنی
1-45 تا 1-55 نظم
1-55 تا 2-20 تقریر (اردو) "امت مسلمہ کو درپیش مسائل اور ان کا حل" مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی صدر دار القضاء جرمنی
2-20 تا 3-00 تقریر (جرمن) "پنجگانہ عبادات کی اہمیت" مکرم عبداللہ واگس ھاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی

اختتامی اجلاس

7 تا 7-15 تلاوت و ترجمہ
7-15 تا 7-30 نظم
7-30 اختتامی خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو 18- اگست کو ہوگا

O جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو مورخہ 18 - اگست 1997ء بروز سوموار بوقت سات بجے صبح ہوگا۔ انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی درخواست دہندگان کو بذریعہ ڈاک بھجوائی جارہی ہے۔

(2) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اصولاً میٹرک پاس کرنے کے لئے عمر کی حد 17 سال اور ایف اے و ایف ایس سی کے لئے زیادہ سے زیادہ 19 سال کی حد مقرر ہے۔

تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (45 فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے (میٹرک تھرڈ ڈویژن (45 فیصد سے کم نمبر) کے درخواست دہندگان کا انٹرویو اور داخلہ نہیں ہوگا تشریف نہ لائیں)

(3) جماعت کے ایسے میٹرک پاس ذہین، ہونہار خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلص طلباء جو وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہش مند ہیں اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے بذریعہ ڈاک یا دستی وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں بھجوا دیں۔ درخواست آنے پر اور میٹرک کے نتیجہ کی اطلاع ملنے پر انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی بذریعہ ڈاک بھجوائی جائے گی۔

(4) امیدواران روزانہ کلام الٰہی کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ کلام الٰہی صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔
(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

O انسپکٹر روزنامہ الفضل مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی ضلع سرگودھا میں چندہ الفضل کی وصولی اور توسیع اشاعت کے لئے دورہ پر آرہے ہیں۔ تمام احباب سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 11 اگست-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ صوبہ پنجاب کے مختلف مقامات پر دہشت گردی کے واقعات پر قابو پانے کے لئے لاہور سمیت کئی اضلاع میں رینجرز اور فرنٹیئر کانسٹیبلری کے دستوں نے پوزیشن سنبھال لی ہے۔ پہلے مرحلے میں لاہور ملتان بہاولپور فیصل آباد کے اہم تجارتی اداروں اور معروف شاہراہوں پر ڈیوٹی دیں گے۔ اور پولیس کی معاونت کریں گے۔ پنجاب میں ڈبل سواری کی پابندی کے فیصلہ پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا ہے۔ پابندی ایک ماہ کے لئے لگائی گئی ہے۔ خواتین اور بچوں پر اطلاق نہیں ہوگا۔ چھٹیاں ختم ہونے پر پابندی کچھ اوقات کے لئے نرم ہونے کا امکان ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے صوبائی سیرۃ کانفرنس میں علماء کرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ جھگڑے کسی ڈاکٹر' استاد یا وکیل نے نہیں پھیلائے۔ مذہبی رہنما فرقہ واریت کے ذمہ دار ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا خدا کے لئے علماء فرقہ واریت کے بت توڑ ڈالیں۔ تمام مسالک پہلے اپنے اختلافات مناظرے سے طے کر لیتے تھے۔ اب ایک دوسرے کو قتل کر کے اپنی آگ بجھا رہے ہیں۔ عام آدمی حکومت اور علماء دین سے مایوس ہو چکا ہے۔ علماء سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ کسی کا ناحق خون نہ بہائیں ایسا نہ ہو کہ آپ پر کوئی غیر قوم مسلط کر دی جائے۔ دینی مدرسوں کا احترام کرتے ہیں لیکن اگر وہاں دہشت گردی کی تربیت دی جائے تو سخت کارروائی کریں گے۔ 14۔ اگست کو تمام علماء ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر میرے جلوس کی قیادت کریں۔ میں آپ کے پیچھے چلوں گا۔ دہشت گردوں کو سرعام پھانسی دینے کی قرارداد منظور کر لی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مذہب کے نام پر قتل کر کے جنت کے ٹکٹ بیچنے کا رجحان کچلنا ہوگا۔ میں علماء حق کے پاؤں پکڑتا ہوں۔ قتل و غارت بند کرائیں۔ یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ دہشت گرد علماء کے اثر سے باہر ہیں۔ دہشت گردی کے مجرموں کو 10 یوم میں فیصلہ کر کے سرعام پھانسی دی جائے۔

○ بی بی سی نے پنجاب میں ہونے والی دہشت گردی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ انتہا پسندوں نے پنجاب کو یرغمال بنا لیا ہے۔ کچھ پتہ نہیں کیا ہونے والا ہے۔ پنجاب حکومت فرقہ وارانہ تشدد روکنے میں بظاہر ناکام ہو گئی ہے۔ حکومت سمجھتی ہے کہ انتہا پسندوں کا چھوٹا سا گروہ ہے جو دہشت گردی میں ملوث ہے لیکن درحقیقت اس گروہ نے چھ کروڑ افراد کو یرغمال بنا رکھا ہے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ دہشت گردی میں غیر ملکی ہاتھ ہے حکومت سختی سے کچل دے۔

○ مظفر گڑھ اور وار برٹن میں دہشت گردوں نے 17۔ افراد کو ہلاک کر دیا۔ مظفر گڑھ کے قصبہ مونڈ کے میں دوکانوں کے باہر سوئے ہوئے دو بھائیوں سمیت 7۔ افراد کو فائرنگ کر کے جاں بحق کر دیا۔ اور شیخوپورہ کے نواحی قصبہ وار برٹن میں دو موٹر سائیکل سوار پانچ دہشت گردوں نے موت بن کر مین بازار وار برٹن میں فقہ جعفریہ کے مقامی صدر سمیت 10۔ افراد کو قتل کر دیا۔

○ چیف جسٹس نے شیعہ سنی رہنماؤں کو طلب کر لیا ہے۔ فرقہ واریت اور دہشت گردی کی وارداتوں پر بیان دینے کے لئے سینکڑوں افراد سپریم کورٹ آئے۔ 40۔ افراد نے بیان دینے کے لئے نام درج کروائے۔ آئی جی پولیس نے چیف جسٹس کو فرقہ واریت کے خلاف پولیس کی کارروائیوں اور اقدامات سے آگاہ کیا۔

○ ملتان میں ایک صراف کو قتل کر کے ڈاکو دو لاکھ کے زیورات لوٹ کر فرار ہو گئے۔

○ کراچی میں عباسی شہید ہسپتال کے ڈی ایم ایس کو قتل کر دیا گیا ہے ڈاکٹر عباسی دفتر سے گھر جا رہے تھے کہ راستے میں حملہ آوروں نے فائرنگ کر دی اور فرار ہو گئے۔

○ چیف جسٹس پاکستان جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ ہم حکومت سے نہیں ڈرتے۔ جو کچھ ہو رہا ہے نیک شگون نہیں۔ اللہ کرے حکومت اور عدلیہ میں بے نظیر والی بات نہ ہو۔ عدلیہ کے پاس اختیار ہے کہ انتظامیہ دائرے سے نکلے تو اسے روکے۔ حکومت کی اس بات سے دکھ ہوا ہے کہ عدلیہ صحیح کام نہیں کر رہی۔ عدلیہ میں کوئی نقص نہیں۔ وہ خاموش تماشائی نہیں بن سکتی۔ چیف جسٹس نے "پاکستان میں صحافت کے پچاس سال" کے موضوع پر ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو بھاری مینڈیٹ ملنا خوشی کی بات نہیں۔ توقعات پوری نہ ہوئیں تو پتہ نہیں ملک کا کیا حشر ہوگا۔ جلد بازی میں قانون سازی ٹھیک نہیں۔ دہشت گردی میں ہلاکتوں کی خبریں پڑھ کر دکھ ہوتا ہے۔ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر حامد اقبال نے کہا ریاستی ستونوں کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ سابق چیف جسٹس نسیم حسن شاہ نے کہا کہ حکمران رو رعایت ختم کر دیں۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ظلم کا دور ختم ہو گیا ہے دہشت گروں کو عبرت کا نشانہ بنائیں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ دہشت گردوں کو حکومتی سرپرستی حاصل ہے۔ عبادت گاہیں ویران ہیں۔ حکمران حلیفوں کے ہاتھوں بلیک میل ہو کر بے بس نظر آرہے ہیں۔

○ فیصل آباد کے مدرسہ ضیاء القرآن پر دہشت گردوں نے اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ سینکڑوں طلباء اور اساتذہ میں بھگدڑ مچ گئی۔ جوابی فائرنگ سے ملزم فرار ہو گئے۔

○ کراچی میں اخبار فروش سمیت 3۔ افراد فائرنگ سے ہلاک کر دیئے گئے۔ کار سوار دہشت گرد ایک نوجوان کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر لائے اور گولی مار دی۔

○ سرگودھا میں کسان تحریک کے تیسرے روز سڑکیں بلاک کی گئیں۔ ٹرین پر قبضہ کر کے دودھ سبزیاں لانے والوں کا منہ کالا کر دیا گیا۔ پولیس کے ساتھ جھڑپیں ہوئیں۔ 200 کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس شیخ ریاض احمد نے کہا ہے کہ حکومتیں سرسری سماعت کی خصوصی عدالتیں مخالفین کے خلاف استعمال کرتی ہیں۔ تجربہ پہلے ناکام ہو چکا ہے۔ حکومت پر واضح کر دیا ہے کہ ایسی عدالتیں عدلیہ کے لئے قابل قبول نہیں۔

○ کابل کے شمال میں طالبان اور مخالفین میں شدید لڑائی ہو رہی ہے۔

○ پنجاب میں محافظ کمیٹیوں کے قیام کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہ کمیٹیاں امن و امان کا کام کریں گی۔ محلوں اور مساجد میں حفاظتی اقدام کریں گی۔ یہ کمیٹیاں مجسٹریٹوں اور پولیس کے تعاون سے محلوں میں نگرانی اور مساجد میں حفاظتی اقدامات کا انتظام کریں گی۔ اراکین کو شناختی کارڈ مہیا کئے جائیں گے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سینئر نائب صدر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ وزیر اعظم احتساب کمیٹیوں کے ساتھ لٹیروں اور ارکان اسمبلی سے بھی حلف لیں۔ ان کے وزراء اور ارکان اسمبلی میں کئی لٹیرے' شرابی اور بدکار ہیں احتساب کا ڈرامہ رچا کر بے گناہوں کو پھانسا جا رہا ہے

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
سرمد جیولرز
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹرز:- شہزاد اسلم - رضوان اسلم
فون رہائش:- 7582408

مرکز میں رہائش کیلئے بروقت منصوبہ بندی کریں۔ پلاٹ یا مکان کی خریداری کیلئے رابطہ
کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون: 211842

گولڈن جوبلی جشن آزادی کے موقع پر
خدمت کے نئے انداز کے ساتھ
جرمن ہومیوپیتھک فارمیسی کی منفرد زود اثر ادویات خوبصورت لیبل کیساتھ

10mL پوٹنسی	6x-30-200	1000/lm	10m-cm
شیشے کے ڈراپرز میں	10/=	14/=	16/=

	30	200	1000	Cm	Q-A	6x تا 20
جرمنی سیل بند پوٹنسی	57/=	68/=	92/=	135/=	105/=	50/=
خاص رعایت	40/=	48/=	65/=	105/=	75/=	35/=

فضل عمر میڈیکل: 117 - ادویات کا بکس بمع ادویات 10mL شیشے کے ڈراپرز میں 1450/- پلاسٹک ڈراپرز میں 1250/=
خاص تحفہ: جرمن ہومیوپیتھک فارمیسی کی منفرد ادویات 3000/= روپے اور جرمنی سیل بند منفرد ادویات 6000/= ہزار کی خرید پر ایک خاص تحفہ؟ تفصیل کیلئے جوابی لفافہ ارسال کریں یا خود ملیں۔
نوٹ: قیمتیں اور تحفہ محدود مدت کیلئے ہے۔ جلد فائدہ اٹھائیں۔ اسکے علاوہ ہر قسم کے ڈراپرز، گولیاں، ٹکی خوگر اور کتابیں رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ
فون نمبر 04524-212399 پوسٹ کوڈ 35460

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ رجسٹرڈ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: دوکان 212515 رہائش 212300

ھوالشافی
مرض اٹھراء خصوصاً اور دیگر تمام امراض کے علاج کیلئے
طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

بچت بھی اور اعلیٰ کوالٹی بھی
لیڈیز برقعوں کی اعلیٰ تیار ورائیٹیز
ہمارے ہاں نت نئے سے نئے ڈیزائنوں میں ریڈی میڈ برقعے تیار ہوتے ہیں اور بے شمار رنگوں میں برقعوں اور سوٹ کیلئے ہر رنگ کا کپڑا جارجٹ، ڈبل جارجٹ، کرشمہ جارجٹ جالی دار جارجٹ، سٹون واش کپڑا۔ مزید مردانہ کوٹ پتلون کا کپڑا بھی دستیاب ہے تیار کوٹ پتلون مردانہ، ٹوپیس سوٹ واسکٹ بند گلے والی، سفاری سوٹ بھی انتہائی ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں۔ نیز ان تمام ورائیٹیز کی ارجنٹ سلائی بھی کی جاتی ہے۔ بوجہ سیل دوکان جمعہ اور اتوار کو بھی کھلی رہے گی۔
المشتہر: ایم اشرف ٹیلرز قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ
فون: 211365

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ایکسچینج
آفس: 5-B-2 گیلری نمبر 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائل: 0300-661524
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد